ابن قتیبہ ،طبری ،ابن کثیر ،نووی ،ابن اثیر ،ابوالفداء ،ابن سید الناس ،ابن عساکر ،عسقلانی ،ابن اسحاق اورزہری جیسے مورخین اوراہل سیرت سے روایات لی ہیں اوران کا محاکمہ کرنے کے بعد اپنے موقف کی وضاحت کی ہے۔

کتاب میں بہت سے ایسے مباحث ضمناً بھی شامل ہوگئے ہیں، جن پر عام طور پر سیر حاصل گفت گو یا معلومات عام کتب سیرت میں نہیں ملتیں، مثلاً اصول استیلاد (ص ۴۷) ام ولد (ص ۴۹) سراری (ص ۶۸) جاریہ (ص ۷۱) وغیرہ۔ یوں یہ مختصر کتاب اپنے قاری کو مایوس نہیں کرتی۔

اسی طرح مولف اپنے موقف کی پیش کش، زیر بحث موضوع پر معلومات کی فراہمی اور استدلال سمیت اس کاوش میں کام یاب نظر آتے ہیں۔

کتاب کے تقدیم وحاشیہ نگار محمد تنزیل الصدیقی الحسینی کی محنت بھی لائق تحسین ہے، ان کی کاوش نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: شاہ کونین ﷺ

مولف: ملک غلام شبیر کھوکھر

ناشر: جمال القرآن پرنٹرز، لاہور

صفحات: ۳۹۴

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

سیرت طیبہ کے حوالے سے اردو میں مسلسل نئی کتب کی آمد کا سلسلہ جاری ہے، یہ کتب روایتی انداز کی بھی ہیں اور بعض کے مطالعے سے مولف کی جودت طبع کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ جب کہ بعض کتب روایتی اسلوب کی حامل ہونے کے باوجود موضوعاتی طور پر بعض نئے پہلوؤں پر اظہار کی وجہ سے نمایاں محسوس ہوتی ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی اسی نوعیت کی ایک علمی کاوش ہے۔

کتاب کا آغاز رسول اللہ ﷺ کے نسب نامے سے ہوتا ہے اور تاریخی ترتیب سے واقعات سیرت بیان کرنے کے بعد خاندان رسالت پر کتاب کے اصل مضامین ختم ہوتے ہیں اور آخر میں ختم نبوت کے حوالے سے عمدہ اور سیر حاصل گفت گو کتاب کے خاتمے کو مسک الختام بنا دیتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ختم نبوت کے حوالے سے یہ اٹھائیس صفحات اپنے موضوع کا ایک نہایت اہم اور جامع مطالعہ پیش کرتے ہیں۔

مولف کی زبان سادہ اور موثر ہے، اور مولف نے محض بیان سیرت پر اکتفا نہیں کیا بل کہ جہاں مناسب محسوس کیا وہاں واقعات سیرت کی حکمتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ مثلاً تعمیر کعبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ قرآن حکیم میں سورہ بقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے تعمیر بیت اللہ کا اس طرح ذکر کیا ہے، قرآن کریم کی آیات اور ان کا ترجمہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان آیات کے مطالعے سے ''بہت ہی لطیف نکتہ یہ سامنے آتا ہے کہ جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کعبے کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو اس وقت ان کے دل میں یہ گھمنڈ پیدا نہیں ہوا کہ وہ کعبے کے تعمیر کر کے کوئی احسان کر رہے ہیں، یا پھر یہ بات ذہن میں آتی کہ تعمیر کعبہ کا کام اس لئے ان کے سپرد کیا گیا کہ صرف وہی اس کے اہل تھے، بل کہ یہ عمل کر کے وہ خدا کا شکر ادا کر رہے ہیں اور خدا سے مغفرت طلب کی جا رہی ہے''۔ (ص ۵۵)

مولف نے بعض مقامات پر بائبل سے بھی استفادہ کیا ہے، چناں چہ رسول اللہ ﷺ کی جوانی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے کردار، پیغام اور صحابہ کرامؓ کے بیان کردہ حلیہ مبارک سے آپ ﷺ کی لفظی تصویر کشی کرتے ہوئے ضمناً اسلام میں تصویر کے مسئلے پر اپنی رائے پیش کرتے ہیں، اور بتاتے ہیں کہ اسلام میں تصور کشی اور مجسمہ سازی کیوں حرام ہے؟ اپنے اس موقف کے استدلال میں مولف تورات کے کئی حوالے پیش کرنے کے بعد احادیث نبویہ سے بھی استشہاد کرتے ہیں۔ (ص ۴۳)

کتاب کے مطالعے کے دروان بعض مقامات پر اصلاح کی گنجائش بھی محسوس ہوئی، مثلاً رسول اللہ ﷺ کے بچپن کا احوال بیان کرتے ہوئے مولف بچپن میں رسول اللہ ﷺ کے شق صدر کا ذکر کرتے ہیں، اور پھر فرماتے ہیں:

> حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا واقعہ شق صدر کے ظہور ہونے پر گھبرا گئیں، اور انہوں نے آپ ﷺ کو بی بی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا۔ (ص ۳۹)

اس کے برعکس اہل سیر نے اس کی تصریح کی ہے کہ حضرت حلیمہ رسول اللہ ﷺ کو ہر چھ ماہ بعد حضرت آمنہؓ کے پاس لاتیں اور پھر واپس لے جاتی تھیں۔ دو سال پورے ہونے کے بعد وہ دودھ چھڑا کر حضرت آمنہ کے حوالے کرنے کے لئے آپ ﷺ کو لے کر آئیں مگر رسول اللہ سے انسیت اور آپ ﷺ سے حاصل ہونے والی برکتوں کی وجہ سے انہوں نے حضرت آمنہؓ سے درخواست کی کہ انہیں کچھ عرصے کے لئے مزید میرے پاس چھوڑ دیں، ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی وبا بھی پھیلی ہوئی تھی جس کے سبب سے حضرت آمنہؓ نے حضرت حلیمہؓ کی یہ درخواست قبول کر لی اور یوں رسول اللہ ﷺ حضرت حلیمہ کے پاس پانچ سال تک مقیم رہے۔ (ملاحظہ کیجئے: ابن ہشام: ج ۱، ص ۱۸۵۔ الروض الانف: ج ۱، ص ۱۸۸۔ عیون